جناب ارشاد احمد عارف
معروف کالم نگار

نیٹو سپلائی کے خلاف دفاع پاکستان کونسل کا فرض کفایہ

گزشتہ روز دفاع پاکستان کونسل کے لاہور سے اسلام آباد لانگ مارچ کی جھلکیاں مختلف ٹی وی چینلو پر دیکھ کر غالب بہت یاد آئے ۔ مجنوں قیس، اور کوئی نہ آیا، بروئے کار صحرا مگر، بہ تنگی چشم حسود تھا

شدید گرمی اور جان لیوا حبس میں ہزاروں پُر جوش، پُرعزم اور پُر امن بڑوں، بوڑھوں، جوانوں کا قافلہ سخت جاں محض قومی مفادات کے تحفظ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دو دن چلتا رہا اور ایک ہی نعرہ بلند ہوتا رہا ''ہم چور بھگانے نکلے ہیں آؤ ہمارے ساتھ چلو'' مگر نہ تو تبدیلی کے علمبرداروں میں سے کسی نے ان کے ساتھ چلنا گوارہ کیا نہ خونی انقلاب سے خائف لیڈر شپ نے کان دھرا اور نہ نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کی خواہش کرنے والوں نے ساتھ دیا حتیٰ کہ موجودہ حکمرانوں کی ہر بات میں کیڑے نکالنے والے الیکٹرانک میڈیا نے بھی امریکا اور اس کے مقامی حواری حکمرانوں کے خلاف اس متاثر کن عوامی مظاہرے سے سوتیلی ماں کا سلوک کیا جو کراچی اور حیدر آباد کی کارنر میٹنگز کی گھنٹوں لائیو کوریج کا عادی ہے۔ شائد سید منور حسن، مولانا سمیع الحق، حافظ سعید کی قربت کے سبب شیخ رشید اور حمید گل سے بھی اختراز برتا گیا۔

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کی منت سماجت کی، جنرل عبدالحمید گل اور شیخ رشید احمد، میاں شہباز شریف اور عمران خان سے رابطہ کرتے رہے مگر کسی نے جوابی فون کرنا گوارا نہ کیا۔ ان تینوں میں سے کم از کم مجھے ذاتی طور پر کسی کے بارے میں بدگمانی نہیں کہ وہ امریکہ کی خوشنودی کے لئے پارلیمنٹ کی قراردادوں کو پسِ پشت ڈال کر نیٹو سپلائی کھولنے اور ڈرون حملوں کی اجازت دینے کے حق میں ہیں، انہیں سلالہ کے شہیدوں کے خون کا سودا کرنے سے دلچسپی ہے یا امریکہ کی طرف سے معافی، سلالہ حملے کی تحقیقات، ڈرون حملوں کی بندش اور راہداری کے معاوضے میں اضافے کے بغیر نیٹو سپلائی کھولنے کی صورت میں بھرپور عوامی احتجاج کے اپنے بلند بانگ دعوؤں کو بھول گئے ہیں مگر گزشتہ روز ان تینوں جماعتوں کے قائدین اور کارکنوں کے لاتعلقی سے منطقی نتیجہ یہی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ الیکشن کی گھنٹی بجنے تک ان میں سے کوئی میدان میں نکلنے اور حکومتی پالیسیوں کو چیلنج کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا البتہ اقتدار کی ریوڑیاں بٹنے کا موسم آیا تو ان کا دھمال دیکھنے والا ہوگا۔

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کونسل آف نیشنل افیئرز کی خصوصی نشست میں حلفاً یہ کہا کہ کونسل کی تشکیل، ایجنڈے اور لانگ مارچ کے ضمن میں کسی غیر سیاسی ادارے اور خفیہ ایجنسی کا مشورہ یا تعاون انہیں نہیں ملا تو جناب مجیب الرحمٰن شامی نے ازراہ تفنن کہا کہ آپ تردید کیوں کرتے ہیں۔ خواہ مخواہ رعب پڑتا ہے تو پڑنے دیں مگر اس

تاثر نے اسٹیبلشمنٹ کی مداخلت کے خوف اور خبط میں مبتلا سیاسی حلقوں اور سازشی تھیوریوں کو آگے بڑھانے کے شوقین ابلاغی بزرجمہروں کے منفی پروپیگنڈے کی لے تیز کر دی ہے اور انہیں دفاع پاکستان کونسل کی سرگرمیوں سے جمہوریت دشمنی کی بو آنے لگی ہے اور قومی مفادات کی حفاظت مطلوب ہے تو مشترکہ جدوجہد ہی حصول مقصد میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے الگ الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد سے نہ تو امریکی عزائم کا مقابلہ ممکن ہے اور نہ عالمی استعمار کے سامنے سرنگوں ہو کر اپنے اقتدار کو طوالت دینے والے حکمرانوں کی عوام دشمن پالیسیوں کی روک تھام آسان ہے۔

امریکہ نے نیٹو سپلائی کھلنے کے بعد ڈرون حملہ کر کے حکومت پاکستان کے اس جھوٹ اور فریب کا پردہ چاک کر دیا ہے کہ اس نے پارلیمنٹ کے قرارداد کے مطابق اپنے قومی مفادات کا تحفظ کیا۔ غیرت کا تقاضہ یہ تھا کہ کم از کم نیک نام سینیٹر رضا ربانی اس حملے پر بطور احتجاج سینٹ اور پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دیتے مگر جس اندھیر نگری چوپٹ راج میں پوری پارلیمنٹ عزت نفس سے محروم ہو کر اپنا سارا زور موجودہ آدم خور نظام کو برقرار رکھنے اور ایک شخص کی خاطر فوج و عدلیہ کے دو فعال، مضبوط اور موثر اداروں کو نیچا دکھانے پر صرف کر رہی ہو وہاں رضا ربانی کو اپنی نشست گنوانے کی کیا ضرورت ہے؟

خدشہ یہ ہے کہ اب پاک فوج پر حقانی نیٹ ورک کے خلاف کارروائی کے لئے دباؤ بڑھے گا اور سول قیادت کی بالادستی کے نام پر فوجی قیادت کو یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا جبکہ دوہری شہریت کے حامل امریکی و برطانوی وفاداروں کو پارلیمنٹ میں لانے اور قومی فیصلہ سازی کے عمل میں شریک کرنے کا منصوبہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا تاکہ علی زین العابدین کے تیونس، حسنی مبارک کے مصر اور رضا شاہ پہلوی کے ایران کی طرح پاکستان عالمی سامراج کی چراگاہ بنا رہے نیٹو سپلائی بحال کر کے ہمارے حکمران طبقہ ن اپنی کمزوری، بے حمیتی، اور غلامانہ ذہنیت کل عالم پر آشکار کی ہے مگر ہر فیصلہ زمین پر نہیں ہوتا اور حکمران طبقہ ہی اٹھارہ کروڑ عوام کی قسمت کا مالک نہیں کہ وہ چاہے کرے اور کوئی پتہ تک نہ ہلے۔

چیف الیکشن کمشنر کے طور پر جسٹس (ر) فخر الدین ابراہیم کے نام پر حکومت اور اپوزیشن کے مابین اتفاق رائے اس بات کا ثبوت ہے کہ حکمران طبقہ عوامی دباؤ محسوس کر رہا ہے دونوں کو خوف ہے کہ وقت ان کے ہاتھ سے نکل رہا ہے ممکن ہے آئندہ چند روز تک عام انتخابات کی تاریخ اور نگران حکومت کے قیام کا معاملہ بھی طے پا جائے تاکہ موجودہ شتر گربہ نظام چلتا رہے اور سب کی باریاں لگی رہیں مگر بے لاگ، بلاتفریق اور شفاف احتساب کے بغیر اس تبدیلی کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جو اٹھارہ کروڑ عوام بالخصوص نوجوانوں کی آنکھوں میں مچل رہی ہے اور دل و دماغ میں ہلچل مچا رہی ہے؟ یہ اصل سوال ہے؟ دفاع پاکستان کونسل نے ہم کمزور ایمان، بے فکروں اور ہر قومی آفت، مصیبت کے موقع پر گھر میں بیٹھ کر کڑھنے والوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے ورنہ امریکی یہی سمجھتے کہ پاکستانی قوم بھی اپنے حکمرانوں کی طرح غیرت و حمیت کے حوالے سے تہی دست، ہمارے غلاموں کی غلام اور ڈالروں کی طلب گار ہے۔ یہ ڈالر امریکہ کو رزاق سمجھ کر ملیں، خون شہیداں کے معاوضے کے طور پر ہاتھ لگیں یا اپنے وطن کی عزت و ناموس، خود مختاری و خودداری اور سلامتی کا سودا کر کے حاصل ہوں۔ مگر گزشتہ روز کے لانگ مارچ نے پوری قوم کو شرمندگی سے بچا لیا، ستر فیصد پاکستانی PEW سروے کے مطابق امریکہ کے یاروں کو اپنا غدار تصور کرتے ہیں۔